



سوال

(31) عیسائی کے جنازے میں شرکت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کسی عیسائی کے جنازے میں شرکت کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس ضمن میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے فتویٰ کا حوالہ دینا مناسب رہے گا، ان سے بڑھ چکا گیا کہ آیا ایک مسلمان کے لیے جائز ہے کہ وہ ایک عیسائی مریض کی عیادت کرے اور اس کے مرجانے پر اس کے جنازے کے ساتھ جائے؟ اور یہ کہ مسلمانوں میں سے اگر کوئی ایسا کام کرے تو کیا اس پر گناہ لازم ہوگا؟

شیخ الاسلام نے جواب دیا:

الحمد للہ رب العالمین..... جنازہ کے ساتھ تونہ جائے، البتہ عیادت میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس طرح اس کی تالیف قلب ہوگی کہ شاید وہ اسلام قبول کر لے لیکن اگر وہ مرجاتا ہے تو وہ جہنمی ہے، اس لیے اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جاسکتی۔ واللہ اعلم (روائع المسائل والفتاویٰ، ص 18)

عیادت کے بارے میں دو احادیث ملاحظہ ہوں:

نبی ﷺ نے ایک یہودی لڑکے کی عیادت کی اور اسے کہا: ”اسلام قبول کر لو۔“ (صحیح البخاری، الجنائز، حدیث: 1356)

اور نبی ﷺ نے اپنے چچا ابوطالب کو مرض الموت کی حالت میں کہا: ”چچا! لا الہ الا اللہ کو۔“ (صحیح البخاری، الجنائز، حدیث: 1360، و صحیح مسلم، الایمان، حدیث: 24)

زیارت قبر کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل حدیث ملاحظہ ہو:

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے: نبی ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی، خود بھی روئے اور دوسروں کو بھی رلایا، پھر کہا: ”میں نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کے لیے دعائے مغفرت کروں تو مجھے اجازت نہیں گئی۔ پھر اجازت مانگی کہ ان کی قبر کی زیارت کروں تو مجھے اس کی اجازت دی گئی۔ تو قبروں کی زیارت کرو کہ یہ موت کی یاد دلاتی ہیں۔“ (صحیح مسلم)



مشرك کے لیے دعائے مغفرت کرنا حرام ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”یٰٰمُغْتَمِرِمْ كُو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں اس امر کے اہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں (113) اور ابراہیم (علیہ السلام) کل اپنے باپ کے لیے دعائے مغفرت مانگنا وہ صرف وعدہ کے سبب سے تھا جو انہوں نے اس سے وعدہ کر لیا تھا۔ پھر جب ان پر یہ بات اہر ہو گئی کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے محض بے تعلق ہو گئے، واقعی ابراہیم (علیہ السلام) بڑے نرم دل اور بردبار تھے،، (سورہ توبہ 9، 113، 114)

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ

1- غیر مسلم کی عیادت جائز ہے۔

2- غیر مسلم کے لیے دعائے مغفرت کرنا بالکل ناجائز ہے۔

3- غیر مسلم کے جنازے میں بھی شریک ہونا جائز نہیں، الایہ کہ اس کے دفن کا انتظام کرنے والا کوئی نہ ہو، ایسی صورت میں غیر مسلم رشتے دار کی میت کا ضرورت کی بنا پر دفن کا انتظام کیا جاسکتا ہے لیکن اگرچہ میں یا کسی دوسری عبادت گاہ میں اس کی آخری رسوم ادا کی جائیں تو اس میں شریک نہ ہوا جائے۔

ابوطالب کی وفات پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی سے کہا تھا «اذہب فوارہ»

”جاؤ اور اسے (قبر میں) ڈھانپ دو۔،، (سنن النسائی، الطہارة، حدیث: 190)۔

حدیث امام عسکری والہدایہ علم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

جنازے کے مسائل، صفحہ: 305

محدث فتویٰ